



سوال

(10) مرزائیوں سے دوستی اور قرابت داری قطعاً حرام ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کہتے تو ہیں کہ ہم مسلمان ہیں لیکن رشتہ داریاں مرزائیوں سے کرتے ہیں۔ ایک لڑکے اور لڑکی کا نکاح ریلوہ میں پڑھا اور ایک کا نکاح مولانا شوق کی مسجد نور پارک میں پڑھا، اب لڑکے کی شادی مرزائیوں کے گھر کر رہے ہیں تو کیا ہمارا برات کے ساتھ جانا، کھانا پینا جائز ہے یا نہیں (میں بازار عبداللہ پور مسجد نور پارک فیصل آباد)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

واضح ہو کہ مرزائی خواہ قادیانی ہوں یا لاہوری دونوں گروہ کافر ہیں اور ان کا کفر محتاج بیان نہیں رہا کہ علمائے کرام تو تقسیم ملک سے پہلے بھی ان کے کفر پر مہر تصدیق ثبت کر چکے تھے۔ جیسا کہ شیخ الاسلام حضرت ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ کے رسالہ فسخ نکاح مرزائیاں سے ظاہر ہے۔ اس رسالہ ہدایت مقالہ میں ہندوستان بھر کے تمام اہل حدیث، حنفی، دیوبندی اور بریلوی وغیرہ گروہوں کے تمام سربر آوردہ اہل علم کی مہر تصدیق ثبت ہے اور اس رسالہ میں دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ سے یہ ثابت کر دیا گیا ہے کہ نہ تو کسی مسلمان عورت کا کسی مرزائی نکاح ہو سکتا ہے اور نہ کسی مسلمان کو کسی مرزائی عورت کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے، اور اسی طرح اگر کوئی آدمی مرزائی ہو جائے اور اس کی بیوی مرزائی نہ ہو تو پہلا نکاح از خود فسخ ہو جاتا ہے۔ عکس ذلک (مولانا امرتسری کے اس رسالے سے پہلے مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم نے مرزائیوں کے کفر پر ایک متنفقہ فتویٰ اپنے اخبار "اشاعت السنہ" میں شائع کیا تھا، جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء کے فتاویٰ شامل تھے، یہ سب سے پہلا فتویٰ تھا جو مولانا بٹالوی کی سعی و اہتمام سے مرتب اور شائع ہوا تھا (ص۔ 5)

اس کے علاوہ بہاولپور کے جج اور راولپنڈی کے جج محمد اکبر صاحبان بھی تقسیم ملک سے پہلے اور بعد مرزائیوں کو کافر قرار دے چکے ہیں۔ اور ان کے فیصلے کتابی شکل میں طبع ہو چکے ہیں اور پھر مزید براں یہ کہ پاکستان کی قومی اسمبلی بھی ستمبر 1947ء میں مرزائیوں کی دونوں شاخوں کو کافر اور غیر مسلم قرار دے چکی ہے اور عالم اسلام نے بھی ان کو کافر قرار دے دیا ہے، لہذا اندریں حالات مرزائیوں کے کسی گروہ کے کفر کے دلائل پیش کرنا تضحیح اوقات کے سوا کچھ نہیں۔ مختصر یہ کہ مرزائیوں کے دونوں ٹولے شرعاً اور قانوناً کافر اور مرتدوں کی اولاد ہیں، اب نہ تو ان کے ساتھ مناکحت جائز ہے اور نہ ان کے ساتھ معاشرت اور خللا جائز ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے کہ

وَلَا تَمْسُكُوا بِعِصْمِ الْكُوفِ (الممتحنہ: 10) یعنی "کافرہ عورتوں کو نکاح میں نہ رکھو۔" اسی طرح یہ بھی حکم ہے کہ کافر شخص کو مسلمان عورت کا رشتہ نہ دو۔ چنانچہ ارشاد ہے وَلَا تَتَّبِعُوا الْمُشْرِكِينَ یعنی "مشرک (کافر) مردوں کو نکاح نہ دو۔"

ان دونوں آیات شریفہ سے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ مرزائیوں کے ساتھ مناکحت قطعاً جائز نہیں اور جو شخص ان کے ساتھ مناکحت (رشتہ داری) کرتا ہے۔ وہ بہر حال کافر

ہے، اس کے سعی اسلام کا قطعاً اعتبار نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ وہ اپنے عمل سے قرآن مجید کی نصوص صریحہ کی تکذیب کر رہا ہے۔

اب رہا یہ کہ ایسے مرزائی کے لڑکے کی برات میں شرکت کرنا اور کھانا پینا تو واضح ہو کہ ان کی برات میں شرکت کرنا قطعاً جائز نہیں کہ یہ بھی ان کی حوصلہ افزائی میں شامل ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں متعدد نصوص صریحہ میں کافروں، یہودیوں اور عیسائیوں سے دوستی کرنے سے سختی کے ساتھ روک دیا گیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ ۚ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَاِنَّهُ مُشْرِكٌ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝٥١ ... سورة المائدة

کہ ”اے ایماندارو نہ دوستی اختیار کرو یہود و نصاریٰ کے ساتھ وہ تو ایک دوسرے کے دوست ہیں، اور جو شخص تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کی پینگ بڑھائے گا تو وہ انہی میں سے ہو جائے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔“

امام شوکانی اس آیت کی تفسیر میں رقمطراز ہیں کہ

الظاہر انہ خطاب للمؤمنین حقیقۃ.....

پھر مزید لکھتے ہیں:

ووجہ تعلیل انہی ہذہ الجملة (بعضہم اولیاء بعض) انہا تقتضی ان ہذہ الموالاة ہی شأن ہؤلاء الکفار لاشائکم، فلا تفضلوا ما ہومن فاعلم فتنوا مشاہم، ولہذا عقب ہذہ الجملة التعلیلیۃ بما ہوکا لتیجہ لما قتال: ”ومن یتولم منکم فانه مشرک“ آی فانه من جملة من وفی عدادہم وہو وعید شدید (فتح الباری ج 2 ص 49)

کہ ”اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو کافروں کی دوستی سے روک دیا ہے اور وجہ یہ بیان کی ہے کہ کافروں کے ساتھ دوستی کرنا کسی کافر کا کام ہے نہ کہ کسی مسلمان کا۔ لہذا تم ان کے ساتھ دوستی اور ربط ضبط مت رکھو ورنہ تم بھی انہی کے حکم میں شامل ہو جاؤ گے۔“

اور یہ دوستی ایسا کبیرہ گناہ ہے جو کہ کفر کی مستلزم ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمْ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ فَرِحُوا وَإِنَّ الْأَعْيُنَ عَلَى الْإِيمَانِ ۚ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَاِنَّهُ ظَالِمٌ ۚ ... سورة التوبة ۲۳

”اے اہل ایمان! نہ دوست رکھو تم اپنے باپوں کو اور اپنے بھائیوں کو اگر وہ کفر کو ایمان کے مقابلے میں پسند کریں اور تم میں جو شخص ان کو دوست رکھے گا تو ایسے لوگ ظالم ہیں۔“

(3) منافقین کے بارے میں فرمایا:

فَاعْرِضْهُمُ الْغِيظَ ۚ إِنَّهُمْ رِجْسٌ ۚ وَنَادِيَهُمْ جَهَنَّمَ ۚ ... سورة التوبة ۹۰

”پس تم ان سے منہ پھیر لو کہ وہ گندے اور پلید لوگ ہیں۔ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔“

امام محمد بن علی سوکابی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

قال لمارد النبی ﷺ قال للمؤمنین لا تکلموہم ولا تجالسوہم فاعرضوا عنہم کما امر اللہ. (تفسیر فتح القدر ج 2 ص 97)

سدی کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک سے واپس لوٹے تو منافقین جھوٹے عذر پیش کرنے لگے تو آپ ﷺ نے مومنوں کو حکم دیا کہ تم ان منافقوں سے نہ بات کرو اور نہ ان کے ساتھ بیٹھو اٹھو بلکہ ان سے منہ پھیر لو۔“

فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَىٰ عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ۙ ... سورة التوبة

”پس بے شک اللہ تعالیٰ ان فاسقوں (منافقوں) سے راضی نہیں ہوگا۔“

مشہور مفسر سید معین الدین محمد بن عبدالرحمن شافعی المتوفی 864ء لکھتے ہیں :

عن ابن عباس كانوا ثمانين من المنافقين امرنا حين قدمنا المدينة فاعرضوا عنهم كما امر الله (جامع البيان 283)

کہ جنگ تبوک میں پیچھے رہ جانے والے منافقین کی تعداد اس افراد پر مشتمل تھی۔ جب ہم مدینہ میں پہنچے تو ہم کو حکم دیا گیا کہ ہم ان کے ساتھ گفتگو اور بیٹھنا اٹھنا بند کر دیں۔

(5) امام ابن کثیر سورہ آل عمران کی آیت

هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ

آل عمران

کی تفسیر میں لکھتے ہیں :

«وعن عائشة رضي الله عنها قالت : تلا رسول الله صلى الله عليه وسلم هذه الآية : هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ إِلَى قَوْلِهِ : أُولَئِكَ الَّذِينَ ابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ، فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَخَى اللَّهُ ، فَاحْذَرُوهُمْ» (تفسیر ابن کثیر ج 1 ص 345)

”حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرما کر فرمایا کہ جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو متشابہ آیات کا پیچھا کرتے ہوں تو یہی وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جن کی مذمت کی ہے۔ لہذا تم ان کی مجلسوں سے بچو۔“

مشہور اور نامور مفسر امام شوکانی لکھتے ہیں :

ولفظ ابن جریر وغيره الذين عنى الله فلا تجالسوهم (فتح القدير ج 1 ص 319-318)

کہ متشابہ آیات پر بحث کرنے والے ہی اللہ نے اس آیت میں مراد لئے ہیں۔ لہذا تم ان گمراہوں کے ساتھ میل ملاپ اور بیٹھنا اٹھنا نہ رکھو۔

ان تصریحات سے معلوم ہوا کہ مرزیوں کے دونوں گروہوں سے رشتہ داری کرنا، میل ملاپ رکھنا۔ ان کی تقریبات میں شمولیت کرنا اور ان کی اقتدا میں نماز پڑھنا وغیرہ قطعاً جائز نہیں۔ ورنہ عذاب الہی کا خطرہ خارج از امکان نہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس خطرہ کا الارم بھی دے رکھا ہے۔ ملاحظہ ہو آیت

قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِئِمَّتُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَسْجُرُوكُمْ كَسَادًا وَمَسْكَنًا تَرْضَوْنَ أَحَبُّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرْتَوْنَ أَسَىٰ يَأْتِي اللَّهَ بِأَمْرِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۙ ... سورة التوبة

لہذا ان لوگوں کی برات میں شمولیت سے باز رہنا ضروری اور ناگزیر امر ہے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ ہن سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔



حذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج 1 ص 126

محدث فتویٰ